بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شام غریباں

آل نبی پہ سخت اذیت کی رات ہے ۔ شہ ہو گئے شہید قیامت کی رات ہے
وارث گذر چکے ہیں یہ رقت کی رات ہے۔ آفت کی رات ہے یہ مصیبت کی رات ہے

ہر سمت چھا رہا ہے اندھیرا جہان میں
جیسے کہ موت کا ہو بسیرا جہان میں

قاسم غریب دشت میں پامال ہو گئے اکبر جوان زخمی جگر لیکے سو گئے
بے جان سارے ہو گئے میداں میں جو گئے بے دست ہو کے حضرت عباس سو گئے

میداں میں سارے صاحب توقیر مر گئے
سجدہ میں سر جدا ہوا شبیر مر گئے

کر کر کے یاد پیاروں کو روتی تھیں بی بیاں دوڑاتے گھوڑے آ گئے ہر سمت بدگماں
درانہ آئے خیموں میں سب ہائے بے ایماں خیموں کو لوٹنے لگے اک حشر تھا عیاں

اسباب لٹ رہا تھا مصیبت کا وقت تھا
چھینتی تھیں چادریں وہ قیامت کا وقت تھا

www.emsiya.com

آل نبی کے خیمونکو ہے ہے لگائی آگ
بے وارثو نکے خیموں کو ہے ہے جلائی آگ

دکھتے دلوں کو اور جلا کر دکھائی آگ
تھی چار سمت بیوو نکے خیمونمیں چھائی آگ

گھر جل رہے تھے ظلم کے شعلے بھڑکتے تھے
سہہ سہکے ظلم عابد مضطر تڑپتے تھے

عابد کو ہائے درہ پہ درہ لگا دیا
دروں سے ہائے خون بدن کا بہادیا

زنجیروں میں جکڑ دیا یہ ظلم ڈھادیا
اور طوق خاردار لعیں نے پہنا دیا

پر خار طوق خون بھی گردن سے بہتا تھا
درے لگے تو جسم سے سب خون بہتا تھا

درہ پہ درہ عابد غمگیں نے کھالیا
دیکھا فلک کو آنکھوں سے آنسو بہالیا

جلتی ہوی زمین پہ سجدہ ادا کیا
سوکھے گلے سے شکر خدا کا سنا دیا

اک سمت بے مزار تھے لاشے زمین پر
اک سمت بے دیار تھے بیٹھے زمین پر

چہرہ پہ بے پدر کے یتیمی برستی تھی
کھا کر طمانچے شمر کے ناداں بلکتی تھی

زخمی کیے جو کان تو فریاد کرتی تھی
اور تازیانے کھا کے یتیمہ تڑپتی تھی

بن باپ کی تھی ننھی سی بچی جہان میں
سہتی تھی آہ درد یتیمی جہان میں

زینب غریب شاہ ہدا کی وہ سوگوار داغوں پہ داغ پائے تو سینہ ہوا فگار
بن بھائیوں کی ہو گئی مغموم بے دیار صابر تھی سب کو دیتی تسلی تھی بار بار
لیکر قنات بولی طلایہ میں پھرتی ہوں
عباس میرے بھائی طلایہ میں پھرتی ہوں

بیٹھیں تھیں اک جلے ہوئے خیمہ میں بی بیاں زینب طلایہ دیتی تھی آنسو ہوئے رواں
عباس کے طلایہ کا آنکھوں میں تھا سماں بھائی کو یاد کرتی تھی غمگین خستہ جاں
دیکھا نقاب پوش سوار ایک آتا ہے
اور تیز تیز اپنے فرس کو بڑھاتا ہے

زینب پکاری رک جا کہ آل عبا ہیں ہم اس سمت تو نہ آ حرم مصطفیٰ ہیں ہم
بیکس ہیں بے دیار ہیں بے آسرا ہیں ہم بے مال و زر ہیں لوٹے ہوئے غم زدہ ہیں ہم
یوں لٹ گئے ہیں آ کے ستم کے دیار میں
لاشوں کو بھی سلا نہیں سکتے مزار میں

زینب نے دیکھا رکتا نہیں ہے وہ ایک گام آگے بڑھا تو تھام لی زینب نے پھر لگام
غصے سے کانپ کانپ کے کرنے لگی کلام سن لے علی کی بیٹی ہوں زینب ہے میرا نام
شیر خدا کی بیٹی ہوں تو جانتا نہیں
"رک جا میں کہہ رہی ہوں مگر مانتا نہیں"

www.emarsiya.com

یہ سن کے پاس رک گیا زینبؑ کے وہ سوار الٹی نقاب چہرے سے اپنے پھرا یکبار
زینب نے دیکھا سامنے ہیں بابا سوگوار بولے مدد کو آ گیا بیٹی میں غمگسار

عباسؑ مر گیا ہے طلا یہ تو پھرتی ہے
اک درد کی چھری میرے دل پہ گذرتی ہے

زینبؑ پکاری تھامے جگر ہائے باباجاں اماں کا میری لٹ گیا گھر ہائے باباجاں
بھائی کا میرے کٹ گیا سر ہائے باباجاں لاشے پڑے ہیں خون میں تر ہائے باباجاں

سر کو کٹا کے بابا تیرے لال سوتے ہیں
بالوں سے منہ کو ڈھانپکے سادات روتے ہیں

عباسؑ نامدار میرا ہائے مر گیا پامال ہو کے قاسمؑ بے پر گذر گیا
اکبرؑ کے دل میں ظلم کا نیزہ اتر گیا کڑیل جوان لال میرا ہائے مر گیا

گردن پہ تیر کھا کے گیا بے زبان ہائے
اعدا نے لی ہے بچے کی ننھی سی جان ہائے

اب آگ سے بھی جل گیا گھر وامصیبتا بلوہ میں کھل گیا میرا سر وامصیبتا
عابد کا تن ہے خون میں تر وامصیبتا درے ہیں اور ہے خستہ جگر وامصیبتا

لگتے ہیں یوں طمانچے سکینہؑ بلکتی ہے
پڑتے ہیں تازیانے یتیمہ تڑپتی ہے

www.manqabat.com

مدحت عجیب درد کا منظر تھا سامنے سیدانیوں کا کنبہ کھلے سر تھا سامنے
آہن میں جکڑا عابدؑ مضطر تھا سامنے مقتل میں شہ کا خاک پہ لشکر تھا سامنے
سر کو کٹا کے لال جو مقتل میں سوتے تھے
تھا درد دل پہ حیدرؑ کرار روتے تھے

www.emarsiya.com